جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

زینتوں سے پرہیز

۔۔۔ ۱ ۔۔۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:[۱] قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، قَالَتْ: فَعَلَّقْتُ عَلٰى بَابِيْ قِرَامًا فِيْهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”انْزِعِيْهِ“، [فَنَزَعْتُهُ][۲].

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے اپنے دروازے پر ایک سرخ پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں پروں والے گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ آپ نے جب اُسے دیکھا تو فرمایا: اِس کو اتار دو، چنانچہ میں نے اُسے اتار دیا۔[۱]

۱۔ آگے کی روایتوں سے واضح ہو جائے گا کہ اِس کی وجہ تصویر کی حرمت نہیں تھی، بلکہ زینت کی چیزوں سے آپ کا پرہیز تھا۔ آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ آکر آپ نے اپنی زندگی میں آخری درجے میں زینتوں سے پرہیز اختیار کر لیا تھا۔ یہ بھی اِس لیے نہیں کہ آپ جو دین لے کر آئے تھے، وہ اپنے ماننے والوں سے اِس طرح کی زندگی کا تقاضا کرتا ہے یا کم سے کم اِسی کو محمود قرار دیتا ہے، بلکہ اِس لیے کہ نبوت کے ساتھ اب آپ ریاست مدینہ کے حکمران کی حیثیت سے معاملات کے ذمہ دار بھی ہو گئے تھے اور اِس ریاست کے شہریوں میں ایک

بڑی تعداد اُن مہاجرین کی تھی جو اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منتقل ہو رہے تھے۔ اُن میں سے بعض کی آپ نے انصار کے ساتھ مواخات قائم کر دی، لیکن ایک بڑی تعداد اِس کے باوجود باقی رہی جو مسجد کے ایک چبوترے پر رہنے کے لیے مجبور تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ قرآن نے 'لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ' (البقرہ ۲: ۲۷۳) کے الفاظ میں اِنھی کے لیے لوگوں کو انفاق کی ترغیب دی ہے۔ مہاجرین کی آمد کا یہ سلسلہ فتح مکہ تک جاری رہا۔ چنانچہ اِس سارے عرصے میں آپ نے اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے زینتوں سے پرہیز کی یہی زندگی اختیار کیے رکھی اور اِس طرح مسلمان حکمرانوں کے لیے یہ اسوہ قیامت تک کے لیے قائم کر دیا کہ رفاہیت کے زمانے میں وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح، بے شک 'صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِیۡرَ' تعمیر کریں اور اُن میں بادشاہوں کی زندگی جئیں، مگر جب اُن قوموں کے ذمہ دار بنا دیے جائیں جن کے غربا اپنے بچوں کی تعلیم، علاج معالجے اور دو وقت کی روٹی کے لیے ترستے ہوں تو اُن کی زندگی اِسی طرح فقیرانہ ہونی چاہیے۔ خلافت اور حکومت کے ذمہ داروں کے لیے یہی منہاج نبوت ہے اور خلفاے راشدین کی حکومت کو اِسی بنا پر 'خلافۃ علی منہاج النبوۃ' کہا جاتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۵۹۲۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے باقی طرق اسلوب کے معمولی فرق کے ساتھ جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند اسحاق، رقم ۹۰۳۔ مسند احمد، رقم ۲۵۷۴۴۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۰۳، ۴۶۴۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۵۹۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔

—۲—

عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الۡبَيۡتِ سِتۡرٌ مَنۡصُوۡبٌ عَلَيۡهِ تَصَاوِيۡرُ، فَعَرَفۡتُ الۡغَضَبَ فِي وَجۡهِهِ، [فَقُلۡتُ:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ[2]]، قَالَتْ: فَهَتَكْتُهُ، فَأَخَذْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ، فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي بَيْتِهِ.[3]

عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں بنی تھیں۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ کے چہرے پر غصے کے آثار ہیں۔ چنانچہ فوراً عرض کیا: میں اللہ کے غضب اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ پھر میں نے اُس کو پھاڑا اور اُس کو لے کر اُس کے دو تکیے بنا لیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اُن سے ٹیک لگا کر بیٹھا کرتے تھے۔[1]

۱۔ یعنی اب آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ یہ اس لیے کہ اب وہ کپڑا زینت کے بجائے ضرورت کی ایک چیز کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند ابن جعد، رقم ۲۹۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی بھی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۸۵۔ مسند اسحاق، رقم ۹۷۶۔ مسند احمد، رقم ۲۴۸۴۸، ۲۴۸۴۹، ۲۵۷۸۹، ۲۶۱۰۳۔ صحیح بخاری، رقم ۲۴۷۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۵۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۶۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۷۴، ۱۴۵۷۵۔

۲۔ مسند اسحاق، رقم ۹۷۶۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۲۴۷۹ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا' ''پھر میں نے اُس سے دو چھوٹے تکیے بنا لیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں اُن پر ٹیک لگا کر بیٹھا کرتے تھے''۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۸۵ میں ہے: 'فَجَعَلْتُ مِنْهُ مِسْنَدَتَيْنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا'، جب کہ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷ میں یہ الفاظ ہیں: 'فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ'۔

—۳—

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:[۱] كَانَتْ قُبَالَةَ بَابِي سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ، [فَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ][۲]، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ، حَوِّلِيهِ؛ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا[۳]"، قَالَتْ: وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ [عَلَمُهَا مِنْ حَرِيرٍ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا[۴]]، نَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِقَطْعِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے دروازے کے سامنے ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں پرندوں کی تصویریں بنی تھیں۔ آنے والا گھر میں داخل ہوتا تو یہ اُس کے روبرو ہوتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے دیکھا تو فرمایا: عائشہ، یہ پردہ ہٹا دو۔ اِس لیے کہ میں جب اِس کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشم کے دھاگے سے نقوش بنے تھے اور ہم اُس کو پہنتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی حالت میں ملاقات بھی ہوتی تھی، مگر آپ نے وہ نقش اُس کے اوپر سے کاٹ دینے کے لیے نہیں کہا۔[۱]

۱۔ یعنی اصل مسئلہ نقوش اور تصویروں کا نہیں، بلکہ محل استعمال کا تھا۔ چنانچہ اِس طرح کے منقش کپڑے جب سیدہ نے پہننے کے لیے استعمال کیے، جس کو ایک درجے میں خواتین کی ضرورت بھی کہا جا سکتا ہے تو آپ نے اِس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ پھر یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ زینتوں سے پرہیز کا یہ معاملہ کوئی قانونی چیز نہیں تھی۔ چنانچہ اِس میں کوئی مانع نہیں تھا کہ موقع و محل کے لحاظ سے آپ کسی چیز کو ہٹانے پر اصرار کریں اور کسی چیز کو گوارا کر لیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند اسحاق، رقم ۱۳۲۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ تعبیر کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۲۴۲۱۸، ۲۴۲۶۷،

۲۶۰۴۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۶۸۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۸۹، ۹۶۹۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۶۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۲۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۱۸۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۲۴۶۸ میں یہاں 'اُنزَعِیهِ؛ فَإِنَّهُ یُذَکِّرُنِي الدُّنیَا' ''یہ پردہ اتار دو، اِس لیے کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جب کہ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۶۸ میں یہ الفاظ آئے ہیں: 'أَلْقُوا هذَا؛ فَإِنَّهُ یُذَکِّرُنِي الدُّنیَا'۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۱۸۔

— ۴ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،[۱] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا. وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا، قَالَ: فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: جَاءَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ. فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ["إِنِّي رَأَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا[۲]]، وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالرَّقْمُ"؟ قَالَ: فَذَهَبَ إِلٰى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: فَقُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ فَقَالَ: "قُلْ لَهَا تُرْسِلُ بِهِ إِلٰى بَنِي فُلَانٍ"[۳].

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے تو دیکھا کہ اُن کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ گھر میں

داخل نہیں ہوئے، جب کہ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ آپ باہر سے آئیں اور سب سے پہلے اُن کے گھر نہ جائیں۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ اِس کے کچھ دیر بعد علی رضی اللہ عنہ آ گئے اور انھوں نے دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھی ہیں تو پوچھا: فاطمہ، کیا ہوا؟ اُنھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے، مگر گھر کے اندر داخل نہیں ہوئے، باہر ہی سے واپس چلے گئے۔ سیدنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ، فاطمہ کو یہ بات بہت گراں گزری ہے کہ آپ اُس کے ہاں آئے بھی اور گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اُس کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا ہے جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ بھلا بتاؤ، مجھے اِس دنیا سے کیا غرض اور مجھے اِن نقش و نگار سے کیا واسطہ؟ یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ کے پاس گئے اور انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا۔ اُنھوں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: فاطمہ سے کہو، اِسے بنو فلاں کے ہاں بھیج دے۔[1]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ ہدایت بتا رہی ہے کہ عام لوگوں کے لیے آپ اِس طرح کی چیزوں کو ممنوع یا ناپسندیدہ، یہاں تک کہ خلاف اولیٰ بھی نہیں سمجھتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۴۷۲۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۴۴۷۴۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۷۸۴۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۱۳۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۴۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۵۳۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۹۹۳۱۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۱۳۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۱۳ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ' ''اِسے فلاں گھر والوں کے ہاں بھیج دو، وہ ضرورت مند ہیں''۔

۵

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ [۱]، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا تِمْثَالٌ" [۲]، وَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْنَا، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا، وَكَذَا، فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا [۳]، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ. خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُوْلَهُ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا، فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرْضِ، فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ، فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِهِ، فَأَتَى النَّمَطَ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيْمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ"، قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ [۴].

زید بن خالد جہنی سے مروی ہے، وہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے بتایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو[۱]۔ زید نے اُن سے کہا: ہمارے ساتھ سیدہ عائشہ کے پاس چلو، ہم اِس باب میں اُن سے پوچھیں گے۔ چنانچہ ہم گئے اور عرض کیا: ام المومنین، ابوطلحہ ہم سے روایت کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اور ایسے فرمایا تھا تو کیا اِس طرح کا کوئی ذکر آپ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا: نہیں، میں نے یہ بات تو نہیں سنی، لیکن میں تمھیں بتاتی ہوں کہ ایک موقع پر آپ نے کیا کیا تھا، جو میں نے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے کے لیے نکلے، میں آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی، سو میں نے اپنے ہاں سے ایک کپڑا لیا اور گھر کے ساز و سامان کو اُس سے ڈھانک دیا[۲]۔ پھر جب آپ واپس تشریف لائے تو میں استقبال کے لیے آگے بڑھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ، آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں۔ اللہ کا شکر ہے، جس نے آپ کو عزت و اکرام سے نوازا۔ اِس پر آپ نے گھر کی طرف دیکھا اور آپ کی نظر اُس کپڑے پر پڑی تو آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ میں نے محسوس کیا کہ آپ کے چہرے پر ناگواری ہے۔ چنانچہ آپ اُس کپڑے کے پاس آئے اور اُس کو اتار ڈالا[۳]، پھر فرمایا: اللہ نے جو رزق ہمیں دیا ہے، اُس کے بارے میں یہ نہیں کہا ہے کہ ہم اُس سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہنایا کریں۔ سیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے اُس کو کاٹا، اُس سے دو تکیے بنائے اور اُن میں کھجور کی چھال بھر دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر مجھے کوئی نکیر نہیں فرمائی[۴]۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس مضمون کی روایتوں کے لیے ہم نے ''فرشتے، تصاویر اور کتا'' کے زیرعنوان الگ باب قائم کیا ہے۔ اِس کی تفصیلات وہاں دیکھ لی جاسکتی ہیں۔

۲۔ آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تبصرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساز و سامان غالباً کپڑے کو دیوار کے ساتھ لٹکا کر اُس سے ڈھانپا گیا تھا، جس طرح دیہات کے گھروں میں صندوق وغیرہ بالعموم دیوار کے ساتھ رکھ کر اور اوپر سے پردہ لٹکا کر ڈھانپ دیے جاتے ہیں۔

۳۔ پچھلی روایتوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ ردعمل صاف بتا رہا ہے کہ یہ بھی اُسی طرح کا کوئی منقش کپڑا ہوگا جس کا ذکر اُن روایتوں میں ہوا ہے اور سیدہ نے اِسے بھی زینت ہی کے لیے لٹکایا ہوگا۔

۴۔ یعنی جب اُس کو محض تزئین کے لیے گھر کے ساز و سامان پر ڈالنے کے بجائے ضرورت کی ایک چیز کے لیے استعمال کر لیا گیا تو اِس کے بعد آپ کو اعتراض نہیں ہوا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۳ سے لیا گیا ہے۔ زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ سے متن کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۶، ۲۱۰۷۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۳۱۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۳۲، ۶۳۶، ۴۷۴، ۶۴۷۔ مسند رویانی، رقم ۹۷۶۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۶۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۶۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۸۶۔

۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۳۲ میں آپ کا یہ ارشاد اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: 'إِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیهِ تَصَاوِیرُ وَلَا کَلْبٌ'' ''بلاشبہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں اور نہ اُس گھر میں جس میں کتا ہو''۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۶ میں یہاں اسم مفرد 'تِمْثَالٌ' کے بجاے اسم جمع، یعنی 'تَمَاثِیلُ' نقل ہوا ہے، جب کہ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۶۸ میں یہاں 'أَوْ تِمْثَالٌ' کے الفاظ ہیں۔

۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۳۲ میں یہاں یہ الفاظ ہیں: 'أَمَّا هٰذَا، فَلَا أَحْفَظُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' ''رسول اللہ کا یہ ارشاد تو مجھے یاد نہیں ہے''۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷ میں یہاں 'فَلَمْ یَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ'' ''چنانچہ اِس پر آپ نے مجھے کچھ نہیں کہا'' کی تعبیر اختیار کی گئی ہے''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجَعْد علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **المسند**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م). **الصحيح**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق:

محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د. ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د. م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (د.ت). **الصحيح**. د. ط. تحقيق: د. محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **السنن**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني. (د.ت). **السنن**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو يعلى أحمد بن علي التميمي الموصلي. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **المسند**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

إسحاق بن راهويه الحنظلي المروزي. (١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **المسند**. ط١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبد الله الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م). **السنن**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الرُّوياني أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ). **المسند**. ط١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

الشاشي أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنكَثي. (١٤١٠هـ). **المسند**. ط١. تحقيق: د.محفوظ الرحمن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد**. ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د. ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

النووي أبو زكريا يحيى بن شرف. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com